آخری لمحات

09 July 2026

(For Islamic Brothers)

پاکستان بھر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان

9جولائی،2026ء(بمُطابِق:23 مُحرَّم شریف،1448ھ)

کو پاکستان بھر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

آخری لمحات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...چند سبق آموز آیاتِ کریمہ صفحہ:03
✿...بادشاہوں کے عبرتناک جملے صفحہ:10
✿...ابتدا ایسی ہے تو انتہا کیا ہوگی؟ صفحہ:13
✿...جنّت میں جانے کا آسان نسخہ صفحہ:19

پیشکش
اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1): وہ شخص جو میرے اُمَّتی کی پریشانی (*Stress*) دُور کرے (2): میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3): مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھنے والا۔[1]

عاصیو جُرم کی دوا ہے درود — کیا دوا عینِ کیمیا ہے درود
حشر کی تیرگی سیاہی میں — نور ہے، شمع پُر ضِیَا ہے درود
چھوڑیو مَت درود کو کافی — راہِ جنّت کا رہنما ہے درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دارو مدار نیّتوں پر ہے۔[3]

---

1 ...البدور السافرۃ، بابُ الاَعْمَال الْمُوْجِبَۃ لِظلِّ الْعَرش، صفحہ: 95۔
2 ...کافی کی نعت، صفحہ: 39 ملتقطاً۔
3 ...بخاری، کِتَاب بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

اے عاشقانِ رسول! اچھّی اچھّی نیّتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھّی اچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجیے! ❁ رضائے الٰہی کے لیے بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خوب توَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اُسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چند سبق آموز آیاتِ کریمہ

پیارے اسلامی بھائیو! پچھلی قومیں جن پر اللہ پاک کا عذاب اُترا، جیسے: ❁ قومِ عاد: ان پر آندھی کا عذاب آیا، 7 راتیں اور 8 دِن تک مسلسل تیز آندھی چلتی رہی، جس نے قومِ عاد کا نام و نشان تک مٹا دیا ❁ قومِ ثمود پر زلزلے، چنگھاڑ اور کڑک کا عذاب آیا ❁ قومِ لُوط پر آسمان سے پتھر برسے ❁ نمرود اور اس کی قوم پر مچھروں کا عذاب آیا ❁ فرعون اور اس کی قوم کو دریا میں غرق کر دیا گیا۔[1]

یہ قومیں جن کا میں نے عرض کیا، یہ پہلے تو بہت سرکش تھے، اللہ پاک کی اطاعت کے لیے کسی طرح راضی نہیں ہوتے تھے، ❁ غرور و تکبُّر میں بھر کر کہتے تھے:

مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةًؕ (پارہ:24، سورۂ حم السجدہ:15)	**ترجَمۂ کنزُ العِرفان:** ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟

❁ کوئی کہتا: یہ بَس فضول قصّے کہانیاں ہیں ❁ کوئی انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کا مذاق اُڑاتا، سرکشی دِکھاتا۔ مگر ... جب ان پر عذاب آئے، وہ آخری لمحات جو ان کو نصیب ہوئے، جن لمحات کے بعد اِن کا نام و نشان تک مِٹ گیا، اُن آخری لمحات میں ان کی

1 ... سیرتِ الانبیاء، صفحہ: 224-596 ملتقطاً۔

کیفیت کیا تھی؟ پارہ:17، سورۂ انبیاء کی چند آیات سنیے! اللہ پاک نے فرمایا:

فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَرْكُضُوْنَؕ﴿۱۲﴾ (پارہ:17، سورۂ انبیا:12)

ترجَمہ کنزُالعِرفان: تو جب انہوں نے ہمارا عذاب پایا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے۔

یعنی جب اُنہوں نے محسوس کیا کہ اب بَس عذاب آگیا، عذاب کے آثار دیکھ لیے تو ان کے وہی بڑے بڑے خوبصُورت مکان، ان کے محلّات، ان کے باغات، مال و دولت کے اَنبار جن پر ناز کیا کرتے، اُن سے نکل کر بھاگنا شروع ہو گئے۔ تب انہیں پُکارا گیا:

لَا تَرْكُضُوْا (پارہ:17، سورۂ انبیا:13)

ترجَمہ کنزُالعِرفان: بھاگو نہیں۔

یعنی کہاں جا رہے ہو...؟ کیوں بھاگتے ہو؟

وَ ارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــٴَـلُوْنَ﴿۱۳﴾ (پارہ:17، سورۂ انبیا:13)

ترجَمہ کنزُالعِرفان: اور ان آسائشوں کی طرف لوٹ آؤ جو تمہیں دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف (لوٹ آؤ) شاید تم سے سوال کیا جائے۔

واپس آؤ! تمہارے گھر، تمہارا مال و دولت، تمہارے باغات، تمہارے بڑے بڑے محلّات، تمہاری فوجیں، تمہاری طاقتیں سب کچھ یہاں ہے، اب کہاں بھاگتے ہو...؟ واپس آؤ! اب تم سے پُوچھا جائے گا۔

آہ! وہ سرکش، وہ بدتمیز، وہ گستاخ، جو انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے ساتھ بدتمیزیاں کرتے تھے، اَہْلِ اِیْمان کا مذاق اُڑایا کرتے تھے، اپنی طاقت، اپنی دولت اور اپنی شہرت پر ناز کیا کرتے تھے، آج اُنہی محلّات سے بھاگتے ہوئے پُکارنے لگے:

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ﴿۱۴﴾

ترجَمہ کنزُالعِرفان: ہائے ہماری بربادی! بیشک ہم

ظالم تھے۔ (پارہ:17، سورۂ انبیا:14)

آہ! افسوس! یہ جاگے بھی تو بہت دَیر سے...!! اپنے گُناہوں، اپنی خطاؤں اور ظُلْم و سِتَم والی عادَت کا اِحْساس تو ہوا مگر افسوس! اب وقت ختم ہو چکا تھا، اب ان کا یہ اعتراف ان کے کچھ کام نہ آیا۔ اللہ پاک نے فرمایا:

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو یہی ان کی چیخ و پکار رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے، بجھے ہوئے کر دیا۔ (پارہ:17، سورۂ انبیا:15)

یعنی یہ لوگ مسلسل پُکارتے رہے: آہ! ہم ظالِم تھے، ہائے! ہم نے خُود پر ظُلْم کر لیے مگر اب تَو عذاب آچکا تھا، اب ان پر عذاب کا کوڑا برسا اور ان کو نَیْسْت و نابُود کر دیا گیا۔

جو بھی مُبْتَلا ئے غرور تھے، جنہیں زورِ بازو پہ ناز تھا
وہ جو سرکشی پہ ڈَٹے رہے، کہاں اُن کا نام و نشاں گیا؟
نہ وہ عاد ہے نہ ثمود ہے، کسے لوط والوں کی ہے خبر
کوئی آندھیوں نے اڑا دئیے، کہیں زلزلوں میں ہوئے فنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آہ! وہ آخری لمحات...!!

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ کیسی کیسی قومیں تھیں...! خُود اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: انہیں ہم نے زمین میں وہ

(پارہ:7، سورۃ انعام:6) قوت وطاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی۔

یعنی انہیں زمین میں وہ طاقت بخشی گئی تھی، جو ہمیں نہیں دِی گئی ❁ آج ہمارے پاس ٹیکنالوجی ہے ❁ ہمارے پاس سائنس ہے ❁ ایک سے ایک مشینیں ❁ ایک سے ایک آلات موجود ہیں مگر قرآنِ کریم فرما رہا ہے: اِن قوموں کے پاس اگرچہ ٹیکنالوجی نہیں تھی، اگرچہ سائنسی ایجادات نہیں تھیں مگر ان کو زمین پر وہ قبضہ دیا گیا تھا جو تمہیں نہیں دیا گیا، انہیں وہ فَن دیئے گئے تھے، جو تمہیں نہیں دیئے گئے، انہیں وہ اختیارات، وہ طاقتیں عطا کی گئیں، جو تمہیں نہیں دِی گئیں۔

آپ سوچئے! یہ کیسی قومیں ہوں گی، کیسی عیش و عشرت سے بھرپُور ان کی زندگی ہو گی ❁ فِرعَون کیسی شاہانہ زندگی گزارتا تھا ❁ نمرود کیسا رُعب و دبدبے والا بادشاہ تھا ❁ شَدَّاد جسے وہ خزانہ دیا گیا، جس کا آج کوئی تصوُّر بھی نہیں کرسکتا ❁ قارُون جسے اتنا خزانہ دیا گیا، جو ہم خواب میں بھی نہیں دیکھتے ہوں گے۔ مگر آہ...!! ان کے وہ آخری لمحات...!! کتنے دردناک لمحات تھے، کتنی بے بسی سے بھرے ہوئے وہ لمحات تھے، عذاب ان کی طرف بڑھ رہا تھا اور یہ اس سے بچنے کی کوششوں میں تھے، قریباً 51 کروڑ مربع کلومیٹر کی اس زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی انہیں ایسی مُیَسَّر نہیں تھی، جہاں پناہ لے کر یہ عذاب سے بچ جاتے، ساری طاقتیں، سارے خزانے، سارے خُدّام، سب محلّات، سب کچھ دھرے کا دھرا رہ گیا، آج اِن کا نام ونشان تک یہاں موجُود نہیں ہے۔

تُو خُوشی کے پھول لے گا کب تلک	تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک
دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا	آخِرت میں مال کا ہے کام کیا؟

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال | کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

آدھی آنکھوں والے لوگ

پیارے اسلامی بھائیو! ہم لوگ آدھی نَظر رکھنے والے لوگ ہیں، ہم چیزوں کو پُورا نہیں دیکھتے، کتنے ایسے لوگ ہیں جو شاہانہ زندگی کے خواب دیکھتے ہیں ۞ کسی کی گاڑی ۞ کسی کا بنگلا ۞ ہزاروں روپے کے سُوٹ ۞ لاکھوں کا موبائِل فُون ۞ کروڑوں کا بینک بیلنس ۞ شاہانہ پروٹوکول دیکھ کر ہم لوگ رَشک کرتے ہیں، اندر ہی اندر اپنے آپ کو کوستے ہیں، اپنی قسمت کو کوستے ہیں، دِل ہی دِل میں کہہ رہے ہوتے ہیں: کاش! مجھے بھی ایسی دولت ملی ہوتی، کاش! میرے پاس بھی ایسی گاڑی ہوتی، کاش! میں بھی محلّات میں رہتا... مگر افسوس! ہم آخری لمحات کو نہیں دیکھتے، دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہ، جو ظالِم و جابِر تھے، غیر مسلم اور گنہگار تھے، ان کے آخری لمحات کیسے گزرے، ساری زندگی عیش و عشرت میں گزارنے کے بعد آخری وقت پر اپنی عیش و عشرت کا نچوڑ انہوں نے کیا نکالا، اس پر ہماری نظر نہیں ہوتی۔ اگر ہم اُن آخری لمحات پر نظر رکھنے والے بن جائیں تو ہماری آدھی سے زیادہ حسرتیں ویسے ہی ختم ہو جائیں گی۔

شکر ہے ہم بچ گئے

آپ دیکھیے! قارُون جس کو بے شُمار خزانے دیئے گئے تھے، اس کے خزانوں کی صِرْف چابیاں سینکڑوں اُونٹوں پر لادِی جاتی تھیں تو سوچئے خزانہ کتنا بڑا ہو گا، ایک مرتبہ اُس نے اپنا بہترین لباس پہنا، آگے پیچھے نوکر چاکر، خزانے سے لدے اُونٹ، بڑے شاہانہ پروٹوکول کے ساتھ شہر میں نکلا، گلیوں سے گزر رہا تھا، جو کم ظرف تھے، آدھی آنکھ سے

چیزوں کو دیکھتے تھے، اُن کے مُنہ میں پانی آیا، دِل رشک اور حسرت سے بیتاب ہوئے، کہنے لگے: واہ! وا...!! کیا شان و شوکت ہے، کاش! ہمیں بھی ایسے خزانے ملے ہوتے۔

مگر اگلے ہی دِن جب قارُون اپنے غرور، تکبر اور گُناہوں کے سبب اپنے خزانے سمیت زمین کے اندر دھنسا دیا گیا، اب وہ رشک کرنے والے، آدھی آنکھ سے دیکھنے والے، اب اُن کی آنکھیں پُوری کھل گئیں، اب بولے:

لَوۡلَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰہُ عَلَیۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ (پارہ:20، سورۂ قصص:82)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اگر اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔

یعنی خُدا کا کرم ہو گیا...!! شکر ہے ہمیں ایسا خزانہ نہیں ملا، ورنہ ہم بھی زمین کے اندر دھنس جاتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! جب آدمی کی پُوری آنکھیں کھل جاتی ہیں، جب **آخری لمحات** پر بھی غور ہو جاتا ہے، تب حسرتیں ہی بدل جاتی ہیں، زاویۂ نگاہ ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔

ہم میں نصیحت، اُن میں عبرت ہے

بِشر بن مَروان ایک حکمران تھا، اس کا جب آخری وقت آیا تو کہنے لگا: خُدا کی قسم! میرا دِل چاہتا ہے کہ کاش! میں ایک حبشی غُلام ہوتا، پُورے شہر میں سب سے بُرے حالات میرے ہی ہوتے، میں بکریاں چرایا کرتا، کاش! میں حکمران نہ ہوتا۔

جب یہ خبر حضرت شقیق بلخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَھُمْ یَفِرُّوْنَ اِلَیْنَا وَ لَا نَفِرُّ اِلَیْھِمْ

ترجمہ: خُدا کا شکر ہے کہ یہ لوگ آخری وقت ہم جیسے بننے کی خواہش کرتے ہیں مگر ہم کسی

1 ... سیرت الانبیاء، صفحہ: 619-623 ملخصاً۔

وقت بھی اُن جیسا بننے کی تمنّا نہیں کرتے۔

اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ فِيْنَا عِبَرًا وَاِنَّا لَنَرٰى فِيْهِمْ غِيَرًا

ترجمہ: بیشک وہ ہم میں عبرت اور نصیحت پاتے ہیں، جبکہ ہم ان کے حالات کو دیکھ کر دُنیا کی نیرنگی (بدلتی دُنیا کے بدلتے رنگ) دیکھتے ہیں۔(1)

قبریں سب کی ایک جیسی

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا بے وفا ہے، جسے ملتی ہے، اسے بھی کھا جاتی ہے، جسے نہیں ملتی، اُس کو اپنی طلب میں لگا کر ضائع کر دیتی ہے۔ اچھا اور سمجھدار وہ ہے جو اس سے مُنہ پھیر کر اللہ پاک کی طرف چل پڑتا ہے۔ آپ دیکھیے! اس دُنیا کی حقیقت ہمیں قبرستان جا کر نظر آتی ہے، عبرتناک بات ہے یہ...!! حضرت مالِک بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بِشْر بن مروان جو حکمران تھا، اس کی وفات ہوئی تو دَفن کر دیا گیا، کچھ ہی دِن کے بعد اَسْوَد نامی ایک شخص کی وفات ہوئی، اس کی قبر بِشر بن مَروان کی قبر کے پاس ہی بنائی گئی۔ فرماتے ہیں: تھوڑے ہی عرصے کے بعد ان کی قبروں کے پاس سے میرا گزر ہوا، دونوں میں کوئی فرق نہیں تھا، میں نہیں پہچان پا رہا تھا کہ بِشر کی قبر کونسی ہے اور اَسْوَد کی کونسی ہے۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے دُنیا کی حقیقت...! آپ قبرستان چلے جائیے! خُود آنکھوں سے دیکھ لیجیے! بلکہ ہم دیکھتے رہتے ہیں: ارب پتی کو بھی اسی مٹی میں دفن کر دیا جاتا ہے، اور 2 وقت کی روٹی کے لیے ترسنے والے کو بھی اسی مٹی میں دفن کیا جاتا ہے۔ بالآخر یہی حقیقت ہے۔

---

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب المتمنین، جلد:2، صفحہ:541، رقم:31۔

2 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، جلد:5، صفحہ:331، رقم:113۔

بادشاہوں کے عبرتناک جملے

پیارے اسلامی بھائیو! جن کو یہ دُنیا ملی اور خُوب ملی، کثرت سے ملی، جن کو اِختیارات دیئے گئے، جن کے اُوپر نیچے، آگے پیچھے دُنیا ہی دُنیا تھی، سارِی زندگی اس دُنیا کے اندر گزار کر، آخر انہوں نے اپنی زندگی کے تجربات کا نتیجہ کیا نکالا، نچوڑ کیا نکالا، تھوڑا اُس نچوڑ پر غور کیجیے! خلیفہ عبد الملک بن مروان بڑے ٹھاٹھ والا بادشاہ تھا، جب اس کا آخری وقت آیا تو کسی نے پوچھا: اس وقت آپ خُود کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ عبد الملک بن مروان بولا: بالکل ویسا ہی محسوس کر رہا ہوں، جیسا قرآنِ کریم نے فرمایا:

وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْۚ (پارہ:7، سورۂ انعام:94)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور تم اپنے پیچھے وہ سب مال و متاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا۔

یہ آیت پڑھتے ہی اس کا دَم نکل گیا۔[1]

خلیفہ ہارُونُ الرَّشید بھی بہت رُعب و دبدبے والا بادشاہ تھا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنا کفن منگوایا اور اسے اُلٹ پلٹ کر کے بار بار دیکھنے لگا، پھر یہ آیت پڑھی:[2]

مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْۚ(۲۸) هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْۚ(۲۹) (پارہ:29، سورۂ حاقّہ:28، 29)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔

1 ... احیاء العلوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الخامس، جلد:4، صفحہ:582۔
2 ... احیاء العلوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الخامس، جلد:4، صفحہ:582۔

خلیفہ مُعْتَصِم بہت ظالِم اور سخت دِل بادشاہ تھا، جب اس کا آخری وقت آیا تو یہ اپنے بستر پر لیٹا تڑپتا تھا اور بار بار کہتا تھا: لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ عُمْرِیْ هٰكَذَا قَصِيْرٌ مَا فَعَلْتُ یعنی اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو میں بادشاہی نہ کرتا۔ (1)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ!
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ ترا
کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا
گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا
بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا
یاد رکھ نازُک بدن پھٹ جائے گا
کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (2)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نتیجہ ہے...!! دُنیا کے طلب گاروں نے دُنیا حاصِل کی، اس میں جیئے، عیش اُڑائی، آخری وقت پھر نتیجہ کیا نکالا: کاش! ہم یہ نہ کرتے، کاش! ہمیں دنیا نہ ملتی، کاش! ہم حبشی غُلام ہوتے، بکریاں چرایا کرتے۔

یہ نتیجہ ہے، حاصِل نتیجہ کیا جاتا ہے، ہم بازار جاتے ہیں تو کیا خریدتے ہیں: کسی کی محنت کا نتیجہ خریدتے ہیں۔ مٹھائی کی دُکان پر گئے، مٹھائی لے آئے۔ ایسا تھوڑی ہوتا ہے کہ بازار سے میدہ، گھی، شکر وغیرہ خرید لائے، اب مٹھائی بنائیں گے، کسی نے محنت کی، مٹھائی بنا دی، اب ہم اس کی محنت کا جو نتیجہ مٹھائی کی صُورت میں ظاہِر ہوا، ہم وہ خرید لیتے ہیں۔ تَو

1 ...احیاء العلوم والدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الخامس، جلد:4، صفحہ:582۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:711و712 ملتقطاً۔

اِن دُنیا میں ڈُوبے ہوؤں کی زندگی کیسی گزری، یہ ان کے تجربات تھے، ان کے تجربات کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس نتیجے کو حاصِل کریں۔ پتا چلے گا کہ یہ دُنیا بے وفا ہے۔

دُنیا کی مثال پھٹے ہوئے کپڑے جیسی ہے

آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ** یعنی اس دُنیا کی مثال ایک کپڑے جیسی ہے اور کپڑا بھی وہ کہ جو شروع سے آخر تک کٹا ہوا ہے **فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَنْقَطِعَ** بس آخر سے ایک دھاگے کے ساتھ اٹکا ہوا ہے، قریب ہے کہ یہ دھاگا بھی ٹوٹ جائے۔[1]

اللہُ اکبر! کیسی زبردست مثال ہے، یہ دُنیا ایک دھاگے پر کھڑی ہے، ایک ہلکا سا جھونکا اس دھاگے کو توڑ دے گا اور ہم قبر کی اندھیریوں میں پہنچ جائیں گے۔ کسی شاعِر نے بڑی خوبصورت عکّاسی کی، کہا:

اِک یہ جہاں، اِک وہ جہاں، دونوں جہاں کے درمیاں
ہے فاصلہ اک سانس کا، گر آگئی تو یہ جہاں، گر رُک گئی تو وہ جہاں

یہ صِرف ایک ڈوری ہی تو ہے، مختصر سی ڈوری، کمزور سی ڈوری...!! چند منٹ آکسیجن نہ ملے تو سانس رُکنے لگتی ہے، اٹک جاتی ہے، دَم گھٹ جاتا ہے، بس یہ ڈوری ٹوٹنے کی دَیر ہے، بندہ دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ دُنیا کی یہی حقیقت ہے۔

اپنے آخری لمحات سنوار لیجیے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! بات مالدار یا غریب ہونے کی نہیں ہے، مالدار ہونے میں بھی

1... موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب قصر الامل، جلد:3، صفحہ:332، حدیث:122۔

کوئی بُرائی نہیں ہے، غریب ہونا تو ویسے ہی فضیلت کی بات ہے، حدیثوں میں غریبوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ بات **آخری لمحات** کی ہے ❁ آہ! وہ وقت جب یہ پُوری دُنیا اپنی تمام تَر خُوبصُورتیوں کے ساتھ ہمارے لیے ایک کھوٹے سِکّے کے برابر بھی نہیں رہے گی ❁ جب ہماری آنکھوں سے ہماری بے بسی ٹپک رہی ہو گی ❁ گاڑی گیراج میں کھڑی ہے مگر ہمارے کسی کام کی نہیں رہے گی ❁ بینک میں لاکھوں روپیہ رکھا ہے، مگر ہمارے کسی کام کا نہیں رہا ❁ بیٹے بیٹیاں ارد گرد موجود ہیں، رشتے دار جمع ہیں ❁ ڈاکٹر اپنی تمام تَر کوششوں میں مَصْرُوف ہیں مگر افسوس! اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا ❁ اس لمحے ہمارے عزیز، ہمارے ناز اُٹھانے والے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں: **سُورۂ یٰسین شریف پڑھو! جان آسانی سے نکل جائے گی۔**

❁ آہ! ملک الموت علیہِ السَّلام تشریف لا چکے ہیں ❁ آنکھیں چھت پر لگی ہیں ❁ جان گلے میں اٹکی ہے ❁ پھر ایک ہی جھٹکا لگا، آخری ہچکی آئی ❁ ایک گہری سانس کھینچی اور یہ پُوری دُنیا، قریباً 51 کروڑ مربع کلومیٹر کی یہ زمین اپنی ساری وسعتوں کے ساتھ ہم پر تنگ ہو گئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ آخری لمحہ ہمارا کیسے کٹے گا؟ احساسات کیا ہوں گے؟ جذبات کیا ہوں گے؟ اس وقت ہمارے دِل میں حسرتیں کیا ہوں گی؟ ان پر غور کرنا چاہیے۔

ابتدا اَیسی ہے تو انتہا کیا ہو گی

ایک مرتبہ امامِ حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مریض کے پاس تشریف لائے، اس وقت اس پر نزع کی کیفیت طاری تھی، امامِ حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے حالت دیکھ کر فرمایا: جس معاملے کی ابتدا اَیسی ہو، اس کی انتہا سے ڈرنا چاہیے اور جس کی انتہا ایسی ہو، اس کی ابتدا سے کنارہ کشی اِختیار کرنی چاہیے۔[1]

1 ...احیاء العلوم والدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الخامس، جلد:4، صفحہ:584 بتغیر۔

دو اہم ترین سفر

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** واقعی کتنا عبرتناک جملہ ہے، کیسی پیاری نصیحت ہے، ہم 2 سَفَر طے کرتے ہیں، ایک سَفَر تو ابھی ہمارا جارِی ہے، ہم دُنیا میں ہیں، زندگی کی سانسیں پُوری کر رہے ہیں، عنقریب ہمارا یہ سَفَر تمام ہو جائے گا، پِھر ایک اور سَفَر شروع ہو گا: **آخرت کا سَفَر۔** امامِ حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ بتا رہے ہیں: لوگو...!! دیکھو! وہ سَفَر جو تمہاری پیدائش سے شروع ہوا تھا، دُنیا دیکھنے کا سَفَر، دُنیا میں رہنے کا سَفَر، یہاں گھر بنانے، عیش اُڑانے کا سَفَر، آہ! اس سَفَر کی انتہا کتنی عبرتناک ہے، آہ! وہ آخری لمحات جب ڈینگیں مارنے والا انسان، خُود پر اِترانے والا انسان، اپنی صلاحیتوں کے جوہَر دکھانے والا انسان اپنی بے بسی کی انتہا پر ہوتا ہے۔ آہ! لوگو...!! دیکھو! یہ تمہارے عیش و عشرت کی انتہا ہے، یہ تمہاری زِندگی کے سَفَر کی انتہا ہے اور آہ! کتنی دردناک انتہا ہے۔

پِھر غور کیجیے! یہ نزع کا وقت ہے، اس سے سَفَرِ آخرت کی ابتدا ہو رہی ہے، آہ! جس سَفَر کی ابتدا اِتنی دردناک ہے، آہ! رُوح نکلنے کا ایک جھٹکا تلوار کی ہزار ضربوں سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے[1] رُوح بدن سے نکلنا ایسے ہے، جیسے کانٹے دار جھاڑی رُوئی کے ڈھیر میں ڈال کر باہَر کھینچ لی جائے[2] اللہ! اللہ! غور کیجیے! جس سَفَر کی ابتدا ہی اتنی دَرْدناک ہے، اس سَفَر کی آخری منزل یعنی حشر کا میدان، پِھر پُل صراط سے گزر کتنا دردناک ہو گا۔

اعتبار آخری لمحات کا ہے

ہم چاہے ہزاروں سال کی زندگی گزار لیں، ہماری پُوری زندگی کا نچوڑ ہمارے **آخری**

---

1 ...حلیۃ الاولیا، جلد:8، صفحہ:218، رقم:11934۔
2 ...موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب ذکر الموت، جلد:5، صفحہ:453، رقم:194۔

لمحات میں ہو گا۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالۡخَوَاتِیۡم اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔[1]

میں اور آپ اپنی زندگی کا آخری لمحہ اس دُنیا میں کیسے گزارتے ہیں، وہ لمحہ فیصلہ کرے گا کہ ہم کامیاب ہو گئے یا ناکام رہ گئے۔ مگر افسوس! ہم جانتے نہیں ہیں کہ ہمارا وہ آخری لمحہ کب آئے گا، کب ہم اس دُنیا سے رُخصت ہوں گے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی پُوری زندگی ہی نیک اعمال کرتے ہوئے گزارا کریں۔

ڈرو...!! پلٹنے کے دِن سے

پارہ:3، سورۂ بقرہ، آیت:281 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِیۡهِ اِلَی اللّٰهِ ۟ق

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:281)

ایک قول کے مُطابق اس آیتِ کریمہ کا معنٰی ہے: اے ایمان والو! ڈرو اُس دِن سے جب تم اس دُنیا کو چھوڑ کر سَفَرِ آخرت پر روانہ ہو جاؤ گے۔[2]

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن | قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اپنے اُن **آخری لمحات** کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھا کریں۔

---

1 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:492، حدیث:5666۔

2 ... تفسیر قرطبی، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:281، جلد:2، جز:3، صفحہ:419۔

بس! 2 ہی صُورتیں ہیں

دیکھیے! بَس 2 ہی صُورتیں ہیں، ان میں سے ایک کو ہم نے اپنے لئے سلیکٹ کرنا ہے، فیصلہ ہمارا ہے، مَنْظَر دونوں میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نَزع کے وقت آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں، **اگر وہ شخص نیک ہو تو فرشتے کہتے ہیں:** اے پاک رُوح! نکل...!! تو پاک جسم میں رَہی، اَبْ قابلِ تعریف ہو کر نکل، تیرے لیے راحت و مَسَرَّت اور پاکیزہ رِزْق کی خوشخبری ہے اور یہ بھی کہ تیرا رَبّ تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ فرشتے اسی طرح کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ رُوح جِسْم سے جُدا ہو جاتی ہے۔[1] (سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا مؤمن نیکوکار کی رُوح کو کھینچ کر نکالنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ وہ بشارتیں سُن کر خود بخود جسم سے نکل آتی ہے۔[2])

سرکارِ عالی وقار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: پھر اس نیک بندے کی رُوح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، اُس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، آسمان کے فرشتے پوچھتے ہیں: یہ کون ہے؟ رُوح لے جانے والے فرشتے بتاتے ہیں: یہ فلاں ہے۔ آسمان والے فرشتے کہتے ہیں: مَرحَبًا! پاک رُوح جو پاک جسم میں رہی، آجا...! تُو قابلِ تعریف ہے، تیرے لیے راحت و مَسَرَّت اور پاک رِزْق کی خوشخبری ہے اور یہ کہ تیرا رَبّ تجھ سے ناراض نہیں ہے، ہر آسمان کے فرشتے یُوں ہی

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الموت، صفحہ: 690، حدیث: 4262۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 448۔

کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ رُوح اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر کر دی جاتی ہے۔[1]

اللہ پاک کے پیارے نبی، رَسُولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بیان کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے مزید فرمایا: **اور اگر آدمی بُرا ہو تو فرشتے کہتے ہیں:** اے خبیث رُوح جو خبیث جسم میں رَہی، نکل! نکل... !تُو مَذَمَّت و ملامت کی حق دار ہے، تیرے لیے کھولتے پانی، پیپ اور اس جیسے دیگر عذابوں کی بِشَارت ہے۔ فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں، یہاں تک رُوح جسم سے جُدا ہو جاتی ہے، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، آسمان کے دروازوں پر دستک دی جاتی ہے، آسمان والے پوچھتے ہیں: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: فُلاں ہے تو اس پر آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: اس کے لیے مَرْحَبًا نہیں ہے، یہ خبیث رُوح ہے جو خبیث جسم میں رہی، لوٹ جا ملامت کی ہوئی ہو کر، اس کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پھر اسے آسمان سے پھینکا جاتا ہے یہاں تک کہ قبر (یعنی مقامِ سِجِّین جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے وہاں) پہنچ جاتی ہے۔[2]

یہ ہیں 2 صُورتیں: ایک **آخری لمحات** کی اچھی تَصْوِیر ہے، جب نَزع کا وقت طاری ہوتا ہے، فرشتے خوشخبریاں لے کر پہنچتے ہیں، آدمی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے، وہ اپنی آخرت کے انعامات دیکھ کر خُوش ہو جاتا ہے اور خُوشی خُوشی اس دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، اور اگر آدمی بُرا ہو، گنہگار ہو، تو اس کے **آخری لمحات** انتہائی سخت ہوتے ہیں، فرشتے عذابات دکھاتے ہیں، بہت زور سے کھینچ کر رُوح نکالتے ہیں، نزع کی سختیاں طاری ہوتی ہیں اور آدمی حسرت و غم میں ڈُوبا ہوا، آخرت کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الموت، صفحہ:690، حدیث:4262۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الموت، صفحہ:690، حدیث:4262۔

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک کی روشنی میں دونوں رستے ہمارے سامنے ہیں، اب فیصلہ ہمارا ہے: ہم اپنے **آخری لمحات** کس طرح گزارنا چاہتے ہیں؟

چھوڑو جی! عیش کرنے دو...!!

ایک مرتبہ حضرت مالِک بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ ایک نوجوان کے قریب سے گزرے، وہ گُناہوں میں مُبتَلا تھا، آپ نے اسے نیکی کی دعوت دی اور فرمایا: اے شخص! اللہ پاک سے ڈر! گُناہ نہ کر۔

اس نے بڑا اکڑ کر کہا: اے مالِک! چھوڑیئے بَس! زِندگی عیش سے گزارنے دیجیے! آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا، جب اس شخص کا آخری وقت آیا تو لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کی، وہ بولا: میرے سر کے پاس ایک فرشتہ کھڑا کہہ رہا ہے: تُو زندگی کے مزے لوٹتا تھا، اب ہم تجھے پِیس ڈالیں گے۔[1]

اَللہُ اَکبر! ہمارے ہاں یہ ماحول ہے نا کہ جب کسی کو نصیحت کریں، نیکی کی دعوت دیں تو بعض دفعہ جواب ملتا ہے: چھوڑیئے! مولوی صاحب...!! چار دِن کی زندگی ہے، مزے کر لینے دیجیے!

آخری لمحات کی تیاری ابھی سے کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ مزے لینے کا وقت نہیں ہے، عیش اُڑانے کا وقت نہیں ہے، یہ چار دِن کی زندگی ہی فیصلہ کرے گی کہ ہمارا آخری لمحہ کیسا گزرے گا، پھر آخری لمحہ ہی یہ فیصلہ کرے گا کہ ہم آخرت میں کیسے اُٹھیں گے۔ **امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:**

---

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، جلد:5، صفحہ:369، رقم:283۔

انسان کی موت اسی حالت پر آتی ہے، جس پر زِندگی گزارتا ہے اور روزِ قیامت اسی حال میں اُٹھایا جائے گا جس پر موت آئی ہو گی۔(1)

اللہ پاک جس سے بھلائی کا ارادہ فرما لے

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ

ترجمہ: اللہ پاک جب اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اسے کام پر لگا دیتا ہے

پوچھا گیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اسے کیسے کام پر لگاتا ہے؟ فرمایا:

یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

اس کو موت سے پہلے نیک کاموں کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔(2)

جنّت میں جانے کا آسان نسخہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہم الرّضوان سے فرمایا:

اَکُلُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ؟

کیا تم سب جنّت میں جانا چاہتے ہو؟

عرض کیا: جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! ہم جنّت میں جانا چاہتے ہیں۔

---

1 ...احیاء العلوم والدین، کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الثالث، جلد:1، صفحہ:218۔

2 ...ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء ان اللہ کتب...الخ، صفحہ:517، حدیث:2142۔

فرمایا: (پھر یہ اَوصاف اپنالو!)

قَصِّرُوا الْاَمَلَ وَاثْبِتُوْا آجَالَكُمْ بَيْنَ اَبْصَارِكُمْ وَاسْتَحْيُوْا مِنَ اللهِ حَقَّ حَيَائِهٖ

(1): اپنی اُمّیدیں کم کرو! (یعنی زیادہ لمبی لمبی پلاننگ نہ کیا کرو!) (2): اپنی موت کو آنکھوں کے سامنے رکھا کرو! (3): اور اللہ پاک سے ایسی حیا کرتے رہو، جیسی حیا کا حق ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، آخرت کی تیاری کرنے، موت کے بعد کی زندگی اچھی کرنے، جنّت کا حقدار بننے کے یہ 3 نسخے ہیں:

پہلا نسخہ: اپنی اُمّیدیں کم کر لو...!! یعنی زیادہ لمبی پلاننگ نہ کریں، کل کیا ہو گا، پرسوں کیا ہو گا، بڑھاپا کیسے گزرے گا، بچوں کا کیا بنے گا، وغیرہ وغیرہ یہ فِکْریں چھوڑ دیجئے! اِن فِکْروں سے کچھ نہیں ہونے والا، ہونا وہی ہے جو اللہ پاک چاہے گا۔ اِس لیے اپنے آج کو اچھا کر لیجئے! حضرت عون بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں سُوال ہوا: بندۂ مؤمن کا سب سے فائدہ مند دِن کون سا ہے؟ فرمایا: جس دِن بندہ اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو گا اور جان لے گا کہ اللہ پاک اس سے راضی ہے۔ عرض کی گئی: دُنیا کے دِنوں میں سب سے فائدہ مند دِن کونسا ہے؟ فرمایا: سب سے فائدے مند دِن وہ ہے جس کی شام تک زندہ رہنے کی بندہ اُمّید نہ رکھے۔[2]

دوسرا نسخہ: محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی بننے کا دوسرا نسخہ دِیا، **فرمایا:** اپنی موت کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا کرو![3]

---

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، جلد:3، صفحہ:310، حدیث:31۔
2 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، جلد:3، صفحہ:324، حدیث:87۔
3 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، جلد:3، صفحہ:310، حدیث:31۔

یہ بھی بڑا اکمال نسخہ ہے، ہمیں چاہیے کہ وقتاً فوقتاً موت کو یاد کرتے رہا کریں

۞ **حدیث شریف میں ہے:** جسے موت کی یاد بے چین رکھے، وہ اپنی قبر کو جنّت کا باغ پائے گا۔[1] ۞ حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ پاک، صاحِبِ لَوْلَاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں کو زائل (*Erase*) کرتی اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے۔[2] ۞ حضرت دَقَّاق رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ **3 باتوں** کے ذریعے عزت (*Respect*) پاتا ہے (1): اُسے توبہ کی جلد توفیق ملتی ہے (2): اُسے قناعت (*Contentment*) کی دولت مل جاتی ہے اور (3): عبادت میں چُستی نصیب ہوتی ہے۔ مزید فرمایا: اور جس نے موت کو بھلا دیا، وہ **3 باتوں** میں گرفتار کیا جائے گا: (1): توبہ کی تاخیر (2): بقدرِ ضرورت رزق پر راضی نہ ہونا اور (3): عبادت میں سُستی[3]

لِہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم موت کو یاد رکھا کریں، وقتاً فوقتاً قبرستان جایا کریں، وہاں قبروں کے حالات پر غور کریں، یہ سوچیں کہ ایک دِن میں نے بھی اسی قبر میں اترنا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آہستہ آہستہ موت کی یاد دِل میں بیٹھ جائے گی، یہ سعادت مل گئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمارا کردار سنور جائے گا۔

تیسرا نسخہ: پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی بننے کا تیسرا نسخہ دیا، فرمایا: اللہ پاک سے ایسی حیا کرو! جیسی حیا کا حق ہے۔[4]

---

1 ... مسند الفردوس، جلد:1، صفحہ:357، حدیث:1441۔
2 ... التذکرہ للقرطبی، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، صفحہ:7۔
3 ... التذکرہ للقرطبی، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، صفحہ:9۔
4 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، جلد:3، صفحہ:310، حدیث:31۔

یہ بھی بڑی پیاری نصیحت ہے، مثال کے طور پر ❁ بندہ جھوٹ بول رہا ہو، کیا وہ چاہے گا کہ سامنے والے کو اس کے جُھوٹ کا پتا چل جائے؟ نہیں چاہے گا، ورنہ اسے شرمندگی ہو گی ❁ بندہ بدکاری میں مبتلا ہو، کیا چاہے گا کہ اسے کوئی دیکھ لے ❁ سُودی کاروبار کرتا ہو، کیا چاہے گا کہ لوگوں کو پتا چل جائے ❁ بندہ حرام کاموں میں مَصرُوف ہو، کیا چاہے گا کہ کوئی اسے دیکھ لے؟ نہیں چاہے گا، ورنہ اسے شرمندگی ہو گی، نیک نامی پر دَھبّہ لگے گا، لوگوں کے سامنے وہ بندہ رُسوا ہو جائے گا۔ یہ ایک طرح سے بندوں کی حیا ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے بُرائیاں نہیں کرتے، بس یہی تصوُّر باندھنا ہے کہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے، اللہ پاک تو دیکھ ہی رہا ہے، لہٰذا اِس سے حیا کرنی ہے اور اس کے سامنے اس کی نافرمانی نہیں کرنی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا ہے نا:

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گُناہ | وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
کام زِنداں کے کیے اور ہمیں | شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے[1]

جب ہم لوگوں کی نافرمانی نہیں کر رہے، پھر بھی لوگوں سے شرماتے ہیں تو جس کی نافرمانی کرتے ہیں، اس سے کیوں نہیں شرماتے، وہ تو ہر چھپے اور ظاہِر کو جاننے والا ہے، دِلوں کے حالات سے بھی واقف ہے، اس لیے چاہیے کہ اس رَبّ کریم سے شرمایا کریں۔

ایک خوبصُورت نصیحت

اس حوالے سے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ایک بہت پیاری نصیحت سنیے! فرمایا: وَاسْتَحِ اللّٰهَ اِسْتِحْيَاءَ رَجُلٍ ذِیْ هَيْبَةٍ مِنْ اَهْلِكَ یعنی اللہ پاک سے

1... حدائقِ بخشش، صفحہ: 167 ملتقطاً۔

ایسے حیا کرو! جیسے اپنے خاندان میں بارُعب شخص سے حیا کرتے ہو۔[1]

ایسا ہوتا ہے ناکہ بندہ غلط کام کر رہا ہو، اُوپَر سے والِد صاحِب آجائیں، مسجد کے امام صاحِب تشریف لے آئیں، بندہ فوراً اُخود کو چھپاتا ہے، غلط کام جلدی سے چھوڑ دیتا ہے، مثلاً: موبائل پر کوئی گندی چیز دیکھ رہے تھے، اُوپَر سے اَبُّو جان آگئے، نوجوان جلدی سے موبائل بند کرتے ہیں، اسے اِدھر اُدھر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ان کی حیا ہے، فرمایا: جتنی ان لوگوں سے حیا کرتے ہو، کم از کم اتنی ہی حیا اللہ پاک سے بھی کیا کرو...!!

کاش! یہ اچھی حیا ہمیں نصیب ہو جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی سنور جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں پُوری زندگی بالخصوص زندگی کے آخری لمحات اچھے، بہترین اور نیکیوں بھرے گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

قابِلِ رشک موت

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی دُنیا اور آخرت سنوارنے، نیک نمازی بننے اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے قابِلِ رشک موت پانے کے عَزْم کے ساتھ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! اَلحمدُ للہ! دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے سینکڑوں واقعات ہیں کہ انہیں قابِلِ رشک موت نصیب ہوئی ❁ کئی عاشقانِ رسول کی قبریں سالہا سال کے بعد کھلیں تو وہاں خوشبوئیں مہک رہی تھیں ❁ ایک قارِی صاحب حالتِ سجدہ میں دُنیا سے رخصت ہوئے ❁ کتنے ایسے ہیں جنہیں آخری

1... مسند بزار، جلد:7، صفحہ:89، حدیث:2642۔

وقت کلمہ نصیب ہوا ﷯ ایک اسلامی بھائی کو ہارٹ اٹیک ہوا، ہسپتال میں داخِل تھے، اس حالت میں بھی مسلسل کلمہ طیبہ کا وِرْد کرتے رہے، آخری وقت اُونچی آواز سے 12 مرتبہ درود شریف پڑھا، 12 مرتبہ کلمہ طیبہ کا وِرْد کیا اور دُنیا سے رخصت ہو گئے ﷯ اسی طرح مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی فاروق عطّاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی قبر بارشوں کے سبب کھل گئی تھی، شرعی راہنمائی لے کر قبر کے اندر کا مَنْظَر دیکھا گیا تو اَلحمدُ لِلّٰہ! مفتی صاحِب کا کفن، یہاں تک کہ سرِ پاک پر پہنا ہوا عِمَامہ شریف بھی بالکل صحیح سلامت تھا۔

ترا شکر مولا دیا دینی ماحول	نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول
قیامت تلک یاالٰہی! سلامت	رہے تیرے عطّار کا دینی ماحول (1)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! کیا خبر ہم پر بھی کرم ہو جائے اور ہمیں بھی قابلِ رشک موت نصیب ہو جائے۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا	پڑھوں کلمہ جب نکلے دَمْ یاالٰہی! (2)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃ المدینہ بالغان کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی عِلمِ دین کا نور تقسیم کرنے، مختلف ذرائع سے عِلمِ دین کا فیضان عام کرنے میں مصروف ہے۔ انہی ذرائع میں سے ایک ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان بھی** ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی شعبہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:674-648 ملتقطاً۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:110۔

ذریعے قرآنِ کریم سیکھنے کا بہترین موقع فراہم کر رہی ہے۔یہ شعبہ روزانہ کی بنیاد پر ❁مسجدوں❁مارکیٹوں❁سکولوں❁کالجوں اور دیگر **ہزاروں مقامات** پر بڑی عمر کے **لاکھوں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں** کو قرآنِ کریم کی تعلیم دیتا ہے۔ اس شعبے کے ذریعے ❁ درست تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے❁ فرض عُلُوم بھی بتائے جاتے ہیں❁ سنّتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں❁ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے❁ مختلف دعائیں سکھائی جاتی ہیں❁ درس و بیان کا طریقہ❁ اور مسائل سکھانے کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا و عشقِ رسول کا پیکر بنانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

آپ بھی مدرسۃُ المدینہ بالغان میں داخلہ لے لیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! آپ کی ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سناتا ہوں۔ چنانچہ

نماز کا پابند ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے آوارہ دوستوں کے ساتھ گھومنا اور فضول کام کرتے رہنا میرا مَعْمُول تھا۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی۔ سلام و مُصَافَحہ کے بعد دورانِ گفتگو ہی اُنہوں نے مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت پیش کی اور ساتھ اس کے فوائد بھی بیان کیے، میں نے ہامی بھر لی اور مدرسۃ المدینہ میں شرکت کرنے لگ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس کی بَرَکت سے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر نماز کا پابند بن گیا، مگر ابھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت عمامہ شریف سجانے کا ذہن نہ بنا تھا۔ بالآخر ایک اسلامی بھائی کے سمجھانے سے عمامہ بھی سجالیا، عمامہ شریف سجانے پر گھر بھر میں کوئی بھی میری حوصلہ افزائی کرنے والا

نہ تھا۔ ایک رات خواب میں سفید لباس پہنے باعمامہ بزرگ کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہیں، خواب ہی میں کسی نے بتایا کہ یہ امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہم العَالِیَہ ہیں، آپ نے اپنے مبارَک ہاتھوں سے میرے سر پر عمامہ سجایا، الحمد للہ! اس کے بعد میرے دل میں پیر و مرشد کی محبت اور بڑھ گئی۔ دینی ماحول کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے ذریعے دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہوں۔

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا دینی ماحول
تُو آ بے نَمازی، ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا دینی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لیے دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **نیک اعمال** (***Neik Amaal***) یہ اپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے، اس اپلی کیشن میں: اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لیے الگ، الگ رسائل موجود ہیں ❁ اس کو 6 مختلف زبانوں ❁ انگریزی ❁ اردو ❁ ہندی ❁ بنگلہ ❁ گجراتی اور ❁ سندھی میں استعمال کیا جا سکتا ہے ❁ اس میں مختلف نیک اَعْمَال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ❁ ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمَال کا جائزہ لیجیے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی بَرَکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے

گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چند ضروری اعلانات

پیارے اسلامی بھائیو! چند ضروری اعلانات سُن لیجیے: ❁ ہر ہفتے امیر اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہمُ الْعَالِیَہ **مدنی چینل** پر **لائیو ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کو بھی مدنی چینل پر عشاء کے بعد (تقریباً 9 بج کر 45 منٹ پر) اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہفتہ وار مدنی مذاکرہ ہو گا جس میں امیر اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہمُ الْعَالِیَہ سُوالات کے جوابات بھی عنایت فرمائیں گے۔ تمام ذِمّہ داران و عاشقانِ رسول اس مدنی مذاکرے میں خُود بھی شرکت فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں ❁ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت ہر ہفتے ایک **دِینی رسالہ** پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں **احیاء العلوم سے 38 مدنی پھول (قسط:1)** رسالے کا اِعلان کیا جائے گا۔ یہ رسالہ خُود بھی پڑھیے! دوسروں کو بھی ترغیب دِلایئے اور جو سوشل میڈیا مثلاً واٹس ایپ وغیرہ استعمال کرتے ہیں، رضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے یہ رسالہ دوسروں کو بھی شیئر (*Share*) کیجیے! ❁ مکتبۃُ المدینہ نے الحاد اور دہریت کے رد پر مشتمل دلوں میں اللہ پاک کی محبت و عظمت بڑھانے کے لیے ایک بڑی ہی پیاری کتاب بنام: **ربّ کی عظمت** شائع کی ہے۔ یہ کتاب مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے **750 روپے** میں قیمتاً حاصِل کیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

اہلِ خانہ پر خرچ سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): روزِ قیامت میزانِ عمل پر سب سے پہلے بندے کا اپنے گھر والوں پر خرچ کیا ہوا مال رکھا جائے گا۔[2] (2): جو ثواب کی نیت سے اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرے تو وہ اس کے لیے صَدَقہ ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اہلِ خانہ پر خرچ کرنا سُنّتِ مصطفٰے ہے ❁ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر والوں پر خرچ فرمایا کرتے تھے ❁ حدیثِ پاک کے مطابق ہجرت کے بعد ایک وقت وہ بھی آیا کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کا غلہ جمع فرما دیا کرتے۔[4]

اس حدیثِ پاک کے تحت مَشْہور مُفَسّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جو شرح بیان کی، اس کا خُلاصہ ہے کہ یہ یعنی سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سال بھر کے لیے غَلّہ جمع فرما دینا، بنو نُضَیر کا قلعہ فتح ہونے کے بعد کی بات ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ سال بھر کا غلہ جمع فرما دیتے

---

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاِعْتِصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
2 ... معجم الاوسط، جلد: 4، صفحہ: 329، حدیث: 6135۔
3 ... مسلم، کتاب: الزکاۃ، صفحہ: 502، حدیث: 1002۔
4 ... احیاء العلوم، کتاب: توحید، جلد: 4، صفحہ: 343۔

تھے مگر ازواجِ پاک کَثْرت سے صدقہ و خیرات کرتیں، سال بھر کا غلہ جلد ختم ہو جاتا اور نَوبَت فاقوں تک پہنچ جاتی۔ (1)

بھوکے رہتے تھے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے | کیسے صابِر تھے مُحَمَّد کے گھرانے والے

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سال بھر کا غلہ جمع فرمانا اس لیے ہے تا کہ یہ عَمَل امَّت کے حق میں سُنّت بن جائے، ورنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ خانہ کمزور دِل نہ تھے (بلکہ وہ حضرات اللہ پاک پر کامِل بھروسا رکھنے والے تھے)۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف سنّتیں سیکھنے کیلیے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھیے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشمِ نم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو (3)

اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1... مرآۃُ المناجیح، جلد:5، صفحہ:949۔
2... احیاء العلوم، کتاب: توحید، جلد:4، صفحہ:343۔
3... وسائلِ بخشش، صفحہ:669۔

دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک، 2 دعائیں اور 2 اَحادیث

﴾1﴿ شَبِ جمعہ کا دُرُود

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شَبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُودِ پاک پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخِل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1] آیئے! مل کر یہ دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

﴾2﴿ تمام گناہ مُعاف

حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے، اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2] آیئے! مل کر پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

1 ...اَفضَل الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفضَل الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

﴾3﴿ رَحمت کے 70 دروازے

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1] آیئے! رَحمتوں بھرا دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴾4﴿ 6 لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

علّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ بعض بزرگوں کے حوالے سے لکھتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہو گا۔[2] پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیۡ عِلۡمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلۡكِ اللہِ

﴾5﴿ قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایک دن ایک شخص آیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ عنہم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو یوں پڑھتا ہے۔[3] آیئے! ہم بھی پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰی لَہٗ

1 ...قَوۡلُ البَدِیۡع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفۡضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَوۡلُ البَدِیۡع، باب ثانی، صفحہ: 125۔

﴾6﴿ دُرُودِ شَفَاعت

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شَفَاعت واجِب ہو جاتی ہے۔(1) آیئے! پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴾1﴿ 1 ہزار دن تک نیکیاں

حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2) آیئے! پڑھتے ہیں:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصِل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اِس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصِل کرلی۔(3) دعا کیا ہے؟ آیئے! پڑھتے ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

---

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعا، جلد2، صفحہ:329، حدیث:30۔

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیہ، جلد10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

3 ...تاریخ ابن عساکر، جلد19، صفحہ:155، حدیث:4415۔

﴿1﴾ شبِ جمعہ کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک ہر جمعہ کی رات کے شروع سے لے کر آخر تک اور ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں دنیا کے آسمان پر تَجَلِّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے، جو یہ اِعلان کرتا ہے ❁ ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اُس کو عطا کروں ❁ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں ❁ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اُس کو بخش دوں۔ اے نیکی چاہنے والے! (نیکی کے کام میں) جلدی کر اور اے گناہ کے چاہنے والے (گناہ کرنے سے) باز آ جا۔[1]

﴿2﴾ جمعہ کے دن کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص جمعہ والے دن فجر کی نماز سے پہلے 3 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے، اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

---

1 ... کتاب النزول للدار قطنی، ذکر الراویۃ عن امیر المؤمنین علی... الخ، صفحہ: 92، حدیث: 3۔
2 ... معجم الاَوسط، جلد: 5، صفحہ: 392، حدیث: 7717۔